اور ان کا نسخہ بھی معروف ہوگیا۔ اس طرح کی بے شمار مثالیں ہماری تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔ نیز اس بات کا اطمینان بھی ہونا چاہیے کہ اس طرح کے لیکچر کے نتیجے میں خاتون خودٗ یا کوئی شخص فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ (ع - م)

سود کی ایک صورت

س: میں ایک بڑے کاروباری ادارے کا سربراہ ہوں اور اس حوالے سے بنکوں کے ساتھ مالی لین دین کے سلسلے میں رابطہ رہتا ہے۔ بنک عموماً بڑے اداروں کے لیے ایک مخصوص رقم کی لمٹ (limit) منظور کرتا ہے جس میں جب تک آپ لمٹ کی رقم کو اپنے اکاؤنٹ میں سے لے کر استعمال نہیں کرتے اس وقت تک آپ کو مارک اَپ نہیں پڑتا' یعنی آپ جتنے دن رقم استعمال میں لاتے ہیں اُتنا ہی مارک اَپ دینا پڑے گا' پورے مہینے کا نہیں۔ کیا قرآن وسنت کے حوالے سے یہ صورت جائز ہے؟

ج: بنک لمٹ (bank limit) کی جو صورت آپ نے بیان کی ہے یہ واضح طور پر ایک قرض کا معاملہ ہے۔ آپ بنک سے قرض لیتے ہیں' اسے خواہ loan کہا جائے یا limit کی صورت ہو' صرفی مقاصد کے لیے ہو یا کاروباری مقاصد کے لیے' شرح سود/ مارک اَپ کم ہو یا زیادہ' ربا کی تعریف میں آتا ہے۔

ربا کی تعریف یہ ہے: قرض کے معاملے میں اصل مال پر بڑھوتری۔ اسی طرح اگر ایک شخص (یا ادارے) کا کسی دوسرے شخص (یا ادارے) کو قرض دینا' جب کہ شرط یہ ہو کہ اتنی مدت گزرنے کے بعد وہ اس پر اتنی زائد رقم وصول کرے گا تو یہ بھی ربا ہے۔ قرض کے معاملے پر بڑھوتری کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی خاص مدت (جیسا کہ آپ نے لکھا کہ آپ کو پورے ماہ کا مارک اَپ نہیں دینا پڑتا) کے لیے ہو تو اسی صورت میں سود ہوگا۔ مزید برآں آج کل ہماری منڈیوں خاص طور پر غلہ منڈیوں میں زیادہ تر کاروبار اسی لمٹ کے پیسے سے ہو رہا ہے۔ بہرطور قرض کے کسی بھی معاملے میں جہاں اضافی رقم کی ادایگی کی شرط ہو' سود/ ربا ہے۔ اس لیے اپنے ایمان کی سلامتی